باب 6

کھیل اور سیر و سیاحت

(Sports and Tourism)

سوال 1: کھیلوں کی اہمیت واضح کیجیے۔ (GRW. GII, BWP. GII, 2023) (FSD. GII, DGK. GII, 2024)

جواب: کھیل سے مراد ایسا کام کرنا جس سے انسان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما ہو۔ اس سے ہمارا جسم چست اور توانا نظر آتا ہے اور انسان بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ مشہور مقولہ ہے: جس ملک میں کھیل کے میدان آباد ہوں گے تو ان کے ہسپتال ویران ہوں گے اور کھیل کے میدان ویران ہوں گے تو اس ملک کے ہسپتال آباد ہوں گے۔

کھیلوں کی اہمیت

کھیل سے انسان میں پھرتی، چستی، لچک اور قائدانہ صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں جو کسی اور جگہ نہیں مل سکتیں۔ کھیل سے ہمیں نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ کھیل انسان میں قوت حافظہ، برداشت، طاقت اور جسمانی اعضا کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کھیل جسمانی تندرستی کا ذریعہ ہیں۔ مشہور مقولہ ہے۔ "A sound body has a sound mind" یعنی ''ایک تندرست جسم میں ہی صحت مند دماغ ہوسکتا ہے۔'' کھیلوں کی اہمیت کو مندرجہ ذیل نکات سے مزید واضح کیا جا رہا ہے۔

1- **کھیل کود میں بچوں کی دل چسپی:** بچے اور کھیل کود ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ کھیل کود سے ہی بچوں کی افزائش ہوتی ہے۔ کھیل سے بچوں کے جسمانی اعضا کی ورزش ہوتی رہتی ہے۔ کھیل نہ صرف بچوں کی بہتر نشوونما میں معاون ثابت ہوتے ہیں بلکہ یہ ان کی کردار سازی اور نفسیاتی تربیت میں بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ عملی زندگی میں بچوں کو کامیاب بنانے اور مطلوبہ اہداف کو حاصل کرنے کے لیے زمانہ قدیم میں بچوں کو صحت مندانہ سرگرمیاں کروائی جاتی رہی ہیں۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بچوں سے بہتر رزلٹ حاصل کرنے کے لیے ان کی نصابی سرگرمیوں کے ساتھ جسمانی تعلیم اور کھیلوں پر زور دینے کی اشد ضرورت ہے۔

2- **ابتدائی کلاسوں میں کھیل کی سرگرمیاں:** ابتدا سے ہی کھیل بچوں کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا ہے۔ کھیل وہ مشغلہ ہے جو علامت حیات، ضامن صحت اور معاون تعلیم و تربیت ہوتا ہے۔ باقاعدہ تدریس سے عام طور پر بچوں کی طبیعت پر ایسے اثرات مرتب ہوتے ہیں جس سے وہ بہت جلد پڑھائی لکھائی میں دل چسپی لینا کم کر دیتے ہیں۔ چھوٹی عمر سے ہی بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ مدرسے میں کھیلوں کی مشق کے ذریعے سپورٹس مین اسپرٹ پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ چھوٹی عمر کے بچوں کو ایک ہی جگہ پر بٹھا کر پڑھائی پر توجہ مرکوز کروانا یا کسی اور سرگرمی میں شامل کرنا بہت مشکل اور بیزار کر دینے والا عمل ہوتا ہے نیز اس طرح کی سرگرمیاں منفی رجحانات کا باعث بھی بنتی ہیں لہٰذا چھوٹے بچوں کی تدریس کا بندوبست کھیل پر مشتمل سرگرمیوں کے ذریعے کیا جائے۔ تاکہ وہ نہ صرف تدریسی عمل سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ کھیل ہی کھیل کچھ نیا بھی سیکھ سکیں۔

3- **بڑی کلاسوں میں کھیل کی سرگرمیاں:** بڑی کلاسوں میں کھیلوں اور جسمانی تعلیم کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ ان کلاسز میں جہاں بچے پڑھائی میں زیادہ مصروف ہو جاتے ہیں وہاں ان کو پڑھائی کے ساتھ ساتھ تفریح کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے جو کہ ان کو مختلف کھیلوں کے ذریعے دی جاتی ہے۔ اگر ان کو اس سطح پر کھیلوں میں مشغول رکھ کر مقابلے کی فضا پیدا کر کے ان کی طاقت کو مثبت رخ نہ دیا جائے تو وہ بے راہ روی کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتوں کو برباد کر سکتے ہیں۔ ان کے فارغ اوقات میں ان کو مصروف رکھنا انتہائی ضروری ہے لیکن فارغ وقت کا مثبت اور بہترین مصرف انھیں تخلیقی سرگرمیوں میں مصروف رکھنا یا کھیلوں میں شامل کرنا ہے۔ اس لیے عمر کے اس حصے میں جہاں ان کو مثبت رہ نمائی حاصل ہوتی ہے وہیں ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے کھیلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بڑی کلاسز کے کھیلوں میں فٹ بال، ہاکی، کرکٹ، باسکٹ بال، ٹیبل ٹینس اور اتھلیٹکس وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ ان کا باقاعدہ انعقاد مثبت نتائج کا ضامن ہے۔

سوال 2: کھیلوں کے فوائد تحریر کریں۔

جواب: **کھیلوں کے فوائد:** کھیلوں سے بچوں کو درج ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

(i) کھیلوں سے بچوں کی الجھنیں اور پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ (ii) کھیلوں سے بچوں کو بحیثیت مجموعی اپنی شخصیت کو پروان چڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

(iii) کھیلوں سے بچوں کے جذبات کی تسکین ہوتی ہے۔ (iv) کھیلوں سے بچوں میں سپورٹس مین اسپرٹ کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

(v) کھیلوں سے بچوں کی صحت اچھی رہتی ہے۔

1- جسمانی فوائد

(i) **نظامِ انہضام میں باقاعدگی:** کھیلوں کے ذریعے فرد کے باقاعدہ سارے نظام ہائے جسم بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔ سانس کی آمد و رفت، دورانِ خون، نظامِ انہضام اور نظامِ اخراج سب فعال کردار ادا کرتے ہیں۔ بھاگ دوڑ، کھیل کود اور جسمانی سرگرمیاں پورے جسم کے مختلف اعضاء کو چست اور متحرک رکھتے ہیں جس سے جسم تن درست رہتا ہے۔

(ii) **اعصاب پر کنٹرول:** کھیلوں میں باقاعدہ حصّہ لینے سے کھلاڑی اپنے اعصاب پر کنٹرول حاصل کر لیتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ ''پہلوان وہ نہیں جو طاقت ور ہو۔ پہلوان وہ ہے جو غصّہ کے موقع پر خود پر قابو پا سکے۔'' کھیل کے ذریعے فرد اپنے اعصاب و عضلات پر قابو پا لیتا ہے۔

(iii) **متحرک اعضا:** اکثر کھیلوں میں کھلاڑی کو اپنے تمام اعضا کو متحرک رکھنا پڑتا ہے۔ انسانی اعضا کا یہ مسلسل استعمال بہتر جسمانی کارکردگی دکھانے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ یوں تمام جسمانی اعضا بہترین کارکردگی دکھانے کے قابل ہوتے ہیں۔

(iv) **مدافعاتی نظام کا موثر انداز سے کام کرنا:** کھیل کے دوران تمام نظام ہائے جسم متحرک ہوتے ہیں جن سے انسان کا مدافعاتی نظام بھی زیادہ موثر اور بہتر انداز سے کام کر رہا ہوتا ہے اسی طرح انسان مختلف بیماریوں سے محفوظ رہنے کی طاقت اور قوت حاصل کر لیتا ہے۔

(v) **طاقت ور اور مضبوط جسم:** کھیلوں کے ذریعے جسم طاقت ور اور مضبوط ہوتا ہے۔ ورزش اور کھیل کود سے غذا جزو بدن بنتی ہے اور اس سے نظام انہضام بہتر ہوتا ہے۔

2- ذہنی فوائد

(i) **قوت فیصلہ میں اضافہ:** کھلاڑی کی توجہ کھیل کے دوران اپنی کارکردگی اور جیت پر زیادہ ہوتی ہے۔ اسے کامیابی کے لیے اکثر فوری فیصلے کرنے ہوتے ہیں یوں اس کی قوتِ فیصلہ میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس سے فکری صلاحیتوں کو فروغ ملتا ہے۔

(ii) **توجہ اور انہماک کی تربیت:** بعض کھیلوں میں کھلاڑی کو نہایت توجہ اور چستی کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ مخالف کھلاڑی یا ٹیم کے غلبہ پانے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ یہی انہماک فرد کی تربیت اور سنجیدگی کی عادت میں پختگی پیدا کرتی ہے۔

(iii) **تجربات و مشاہدات میں اضافہ:** دوران کھیل کھلاڑی کو اکثر رنگا رنگ تجربات سے واسطہ پڑتا ہے۔ ایسے ہی مختلف مقابلوں سے کھلاڑی کے تجربات اور مشاہدات میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایسے تجربات اور مشاہدات فرد کی مہارت اور صلاحیت میں اضافہ کرتے ہیں۔

(iv) **ذہنی تازگی اور فرحت:** کھیلوں کے ذریعے فرد کو تازگی اور فرحت میسر آتی ہے۔ کھیل میں کامیابی، تفکرات سے نجات اور ذہنی سکون کا سبب بنتی ہے۔ اعصابی تناؤ، ذہنی کشیدگی اور گھٹن سے چھٹکارا ملتا ہے۔

(v) **خود اعتمادی کا پیدا ہونا:** کھیل کے ذریعے فرد میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ مسلسل محنت اور جدوجہد کامیابی کا سبب بنتی ہے جب کہ کامیابی کا تسلسل اعتماد میں پختگی اور اضافے کا ذریعہ ہے، جس سے مستقبل میں کامیابیوں کے سلسلے شروع ہوتے ہیں۔

(vi) **قائدانہ صلاحیتوں کا پروان چڑھنا:** کھیل کے ذریعے کھلاڑی میں قائدانہ صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔ پوری ٹیم کی رہنمائی کرنے، دوسروں کی قیادت کرنے، مقابلے میں سبقت لے جانے اور کامیابی حاصل کرنے جیسے اوصاف ابھرتے ہیں۔

3- معاشرتی اور جذباتی فوائد

(i) **ٹیم ورک کا جذبہ:** کھیل کے ذریعے بچوں میں مل جل کر کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ہر کھلاڑی کو جو ذمہ داری اور کام سونپا گیا ہے وہ بطریق احسن اسے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے تب کامیابی ملتی ہے۔ اس طرح کھیلوں میں ٹیم ورک کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

(ii) **قانون کا احترام:** ہر کھیل کے کچھ قوانین اور ضابطے ہوتے ہیں۔ ہر کھلاڑی کو ان اصولوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ قواعد و ضوابط کی یہ پابندی دراصل قانون کے احترام کی تربیت کا سبب بنتی ہے، اس لیے کھلاڑی قانون کا احترام کرتا ہے اور اس پر عمل کر سکتا ہے۔

(iii) **احساس ذمہ داری:** کھیل میں ہر کھلاڑی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ ٹیم کی کامیابی کے لیے وہ اپنا موثر کردار ادا کرتا ہے کیوں کہ شاندار کامیابی حاصل کرنے کے لیے اس میں احساس ذمہ داری اجاگر ہوتا ہے۔ جو کام اس کے ذمہ لگایا گیا ہے اسے پوری تن دہی سے انجام دے۔

(iv) **وقت کا درست استعمال:** انسانی زندگی میں کھیل کا شمار مثبت اور مفید سرگرمیوں میں ہوتا ہے۔ کھیل دراصل بچے کے اوقات کا درست استعمال ہیں جس

سے ذہنی، جسمانی، جذباتی اور معاشرتی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(v) سبقت لے جانے کا جذبہ: کھیلوں کے ذریعے بچوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے اور مقابلے میں دوسروں سے آگے بڑھنے کا جذبہ اور شوق پیدا ہوتا ہے۔ یہ جذبہ بعد میں مسلسل کامیابی کا محرک بن جاتا ہے۔

(vi) محنت اور لگن کا پیدا ہونا: ایک کھلاڑی کو مقابلے میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے خوب محنت اور جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ اسے دوسروں سے جیتنے کے لیے خود کو ذہنی اور جسمانی طور پر مضبوط کرنا پڑتا ہے۔

(vii) جذبات پر کنٹرول: کھیل بچوں کو جذبات پر قابو پانا سکھاتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے ناکام ہو تو اسے تسلیم کرنا اور دوسروں کی عمدہ کارکردگی اور صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے دوسروں کی کامیابی کو مان لینا بھی کھیل کا حصہ ہے۔ یہ جذباتی کنٹرول آئندہ کامیابی دلانے کا سبب بنتا ہے۔

4- مؤثر ابلاغ کی تربیت

(i) زبان دانی کی صلاحیت: کھیل میں بچہ لفظوں، آوازوں اور جملوں کی مشق کرتا ہے۔ اس سے اس کی زبان دانی کی صلاحیت کو جلا ملتی ہے۔

(ii) خود اعتمادی: کھیلوں سے بچوں میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور وہ اپنے نقطہ نظر کو دوسروں تک مؤثر انداز میں پہنچا سکتے ہیں۔

سوال 3: ہاکی میں پاکستان کی کارکردگی کا جائزہ تحریر کریں۔ (GRW. GI. 2023)

جواب: پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے۔ ساٹھ کے عشرے میں مشہور رائٹر پیٹرک رولی جو فیڈریشن آف انٹرنیشنل ہاکی (FIH) کی جانب سے شائع ہونے والے میگزین ورلڈ ہاکی کے پہلے ایڈیٹر تھے، نے اس بات پر زور دیا کہ فٹ بال کی طرح ہاکی میں بھی ٹیموں کو ورلڈ ٹائٹل کے لیے ایک جگہ جمع کیا جائے۔ اس خواب کو حقیقت کا روپ دینے والے ایئر مارشل (ریٹائرڈ) نور خاں تھے جو ساٹھ کے عشرے میں پاکستان ہاکی فیڈریشن کے صدر تھے۔ انھوں نے 1969ء میں لاہور میں منعقدہ قومی ہاکی ٹورنامنٹ کے اختتام پر فیڈریشن آف انٹرنیشنل ہاکی (FIH) کے اُس وقت کے صدر رینی فرینک کو نہ صرف ورلڈ کپ کی متوقع ٹرافی پیش کی بل کہ ہاکی کے عالمی مقابلے کے پاکستان میں انعقاد کی صورت میں شریک ٹیموں کے ہوائی ٹکٹ اور دیگر اخراجات بھی ادا کرنے کی پیشکش کی۔ 1969ء میں ہی فیڈریشن آف انٹرنیشنل ہاکی کے اجلاس میں عالمی کپ کے انعقاد کی تجویز پیش کی گئی اور 1970ء کے اجلاس میں اس کی باقاعدہ منظوری دی گئی۔

عالمی ہاکی کپ میں قومی ہاکی ٹیم کی کارکردگی

پاکستان کو چار عالمی ہاکی کپ اپنے نام کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ پاکستان کی ہاکی ٹیم کی عالمی کپ میں کارکردگی کا جائزہ درج ذیل ہے:

عالمی ہاکی کپ 1971ء: پہلے عالمی ہاکی کپ کو بڑی اہمیت حاصل ہے کیوں کہ اس کپ کو منعقد کروانے میں پاکستان کی سوچ کارفرما تھی۔ 1971ء کے ہاکی کپ کی میزبانی کا شرف پاکستان کو حاصل ہوا لیکن پاک بھارت تعلقات کشیدہ ہونے کی وجہ سے اس کو سپین کے شہر بارسلونا شفٹ کرنا پڑا۔ اس عالمی کپ میں دس ٹیموں نے حصہ لیا اور پاکستان کو ہاکی کا پہلا عالمی چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ پاکستان نے یہ اعزاز سیمی فائنل میں بھارت اور فائنل میں سپین کو شکست دے کر حاصل کیا۔ اس وقت پاکستان کی ہاکی ٹیم کے کپتان خالد محمود تھے۔

عالمی ہاکی کپ 1978ء: چوتھے ورلڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ میں پاکستان نے یہ اعزاز دوبارہ حاصل کیا۔ اس ورلڈ کپ میں پاکستان نے تمام میچز میں کامیابی حاصل کی۔ یہ اعزاز پاکستان نے نیدرلینڈ کو دو کے مقابلے میں تین گول کر کے حاصل کیا۔ اس وقت پاکستان کی ہاکی ٹیم کے کپتان صلاح الدین تھے۔

عالمی ہاکی کپ 1982ء: 1982ء کے ورلڈ کپ کی میزبانی بھارت کے حصے میں آئی۔ پاکستانی ٹیم کے کپتان اختر رسول تھے اور یہ ان کا الوداعی بین الاقوامی ٹورنامنٹ تھا۔ ان کی قیادت میں ٹیم عالمی اعزاز کا دفاع کرنے میں کامیاب رہی۔ پاکستان نے جرمنی کو ایک کے مقابلے میں تین گول سے شکست دی۔ اس ٹورنامنٹ میں دنیا نے حسن سردار کی جادوگری دیکھی جن کے گیارہ گول اور خوب صورت کھیل نے پاکستان کی جیت میں اہم کردار ادا کیا۔

عالمی ہاکی کپ 1990ء: 1990ء کے ورلڈ کپ کی میزبانی پہلی بار پاکستان نے کی۔ لاہور میں منعقدہ اس عالمی کپ کے فائنل میں پاکستان کو ہالینڈ کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہونا پڑا۔

عالمی ہاکی کپ 1994ء: 1994ء میں پاکستان کی قیادت شہباز احمد سینئر نے کی اور پاکستانی ٹیم ایک بار پھر عالمی فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔ سڈنی (آسٹریلیا) میں کھیلے گئے اس عالمی کپ کے فائنل میں پاکستان اور ہالینڈ کا سکور برابر رہا اور پھر پاکستانی ٹیم نے پینلٹی اسٹروک پر ہالینڈ کو شکست دے کر چوتھی مرتبہ ورلڈ چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

اولمپکس میں قومی ہاکی ٹیم کی کارکردگی

پاکستان ہاکی ٹیم نے کئی مرتبہ اولمپکس میں شرکت کی ہے۔ان اولمپکس مقابلوں میں قومی ٹیم نے تین سونے، تین چاندی اور دو کانسی کے تمغے حاصل کیے ہیں۔اولمپکس میں قومی ہاکی ٹیم کی کارکردگی کا جائزہ درج ذیل ہے:

1- **اولمپکس 1948ء:** قیامِ پاکستان کے بعد پہلی بار پاکستان ہاکی ٹیم نے اولمپکس 1948ء میں شرکت کی اور چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

2- **اولمپکس 1956ء:** اولمپکس 1956ء میں پاکستانی ٹیم پہلی بار وکٹری سٹینڈ پر آئی۔میلبورن (آسٹریلیا) میں منعقدہ مقابلے میں پاکستان نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

3- **اولمپکس 1960ء:** 1960ء کے روم (اٹلی) اولمپکس کو پاکستان ہاکی کی تاریخ میں اہم سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔عبدالحمید حمیدی کی قیادت میں پاکستان نے فائنل میں بھارت کو ایک گول سے ہرا کر پہلی پوزیشن حاصل کی۔

4- **اولمپکس 1964ء:** 1964ء میں ٹوکیو (جاپان) اولمپکس کے فائنل میں بھارت سے شکست کھا کر پاکستان کی ہاکی ٹیم نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

5- **اولمپکس 1968ء:** 1968ء میں میکسیکو اولمپکس میں پاکستان نے آسٹریلیا کو ایک کے مقابلے میں دو گول سے ہرا کر دوسری مرتبہ اولمپک گولڈ میڈل حاصل کیا۔

6- **اولمپکس 1972ء:** 1972ء کے اولمپکس میونخ (جرمنی) میں پاکستان نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

7- **اولمپکس 1976ء:** 1976ء کے اولمپکس مانٹریال (کینیڈا) میں پاکستان نے پہلی بار گھاس کی بجائے آسٹروف پر کھیل کر تیسری پوزیشن حاصل کی۔

8- **اولمپکس 1984ء:** 1984ء کے اولمپکس لاس اینجلس (امریکا) میں منعقد ہوئے۔اس میں پاکستان کے کپتان منظور جونیئر کی کپتانی میں پاکستانی ٹیم نے اولمپکس کا ٹائٹل اپنے نام کیا۔

9- **اولمپکس 1992ء:** 1992ء کے اولمپکس بارسلونا (سپین) میں منعقد ہوئے اور پاکستانی ٹیم نے شہباز احمد کی قیادت میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ہاکی کی موجودہ صورت حال

موجودہ دور میں پاکستان کی ہاکی ٹیم زبوں حالی کا شکار ہے۔قومی ہاکی ٹیم کی کارکردگی کافی عرصہ سے انتہائی مایوس کن رہی ہے۔ہاکی کی اس موجودہ صورت حال میں ہر سابق کھلاڑی فیڈریشن کے معاملات پر تنقید کرنے کو اپنا حق سمجھتا ہے مگر جب ان کھلاڑیوں کو کوئی عہدہ مل جاتا ہے تو وہ بھی اسی نظام کی تعریف کرنے لگتے ہیں اور کھیل کے اصل مسائل کا حل تلاش کرنے کے لیے عملی اقدامات کرتے نظر نہیں آتے جس کی وجہ سے پاکستان کی ہاکی ٹیم ایک ہی جگہ پر ٹھہری ہوئی ہے۔

سوال 4: کرکٹ میں پاکستان کی کارکردگی کا جائزہ پیش کریں۔ (GRW. GI, 2023)

جواب: کرکٹ میں پاکستان کی کارکردگی

کرکٹ پاکستان کا مقبول ترین کھیل ہے۔یہ پاکستان کے طول و عرض میں بڑے ذوق اور شوق کے ساتھ کھیلی اور دیکھی جاتی ہے۔پاکستانی کرکٹ ٹیم کو انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے 1952ء میں بین الاقوامی کرکٹ میں حصہ لینے کی اجازت دی۔پاکستان نے اپنا پہلا ٹیسٹ 16 اکتوبر 1952ء کو بھارت کے خلاف دہلی میں کھیلا۔پاکستان نے اپنی پہلی سیریز بھارت سے جیت لی۔اس وقت پاکستان کا شمار دنیا کی بہترین اور مضبوط کرکٹ ٹیموں میں ہوتا ہے۔پاکستان کرکٹ ٹیم نے تمام اقسام کے بین الاقوامی ٹورنامنٹس میں نمایاں مقام حاصل کیا ہے جس میں ورلڈ کپ ٹی ٹونٹی اور ورلڈ کپ کرکٹ چیمپئن شپ شامل ہے۔پاکستان کرکٹ ٹیم ہر ملک کے خلاف متعدد ٹیسٹ اور ایک روزہ میچ جیت چکی ہے۔

گیند باز: پاکستان کرکٹ ٹیم کے گیند بازوں میں فضل محمود، سرفراز نواز، انتخاب عالم، مشتاق محمد، عمران خان، وسیم اکرم، وقار یونس، شعیب اختر، عبدالقادر، اقبال قاسم، مشتاق احمد، توصیف احمد، یاسر شاہ اور شاہین آفریدی شامل ہیں۔آج کل نسیم شاہ بھی پاکستانی ٹیم کے ابھرتے ہوئے باؤلرز میں شامل ہیں۔

بلے باز: پاکستان کرکٹ ٹیم کے بلے بازوں میں جاوید میاں داد، عمران خان، مدثر نذر، سلیم ملک، عامر سہیل، سعید انور، یونس خان، محمد یوسف، مصباح الحق، انضمام الحق، رمیز راجہ، اظہر علی، اور بابر اعظم کے نام قابل ذکر ہیں۔

آل راؤنڈر: پاکستان کرکٹ ٹیم کے آل راؤنڈرز میں آصف اقبال، عمران خان، وسیم اکرم، عبدالرزاق، اظہر محمود، شعیب ملک اور شاہد خان آفریدی قابلِ ذکر ہیں۔

وکٹ کیپر: پاکستان کرکٹ ٹیم کے وکٹ کیپروں میں وسیم باری، معین خان، راشد لطیف اور محمد رضوان قابلِ ذکر نام ہیں۔

انتظامیہ: پاکستان میں ہر قسم کی کرکٹ ٹیسٹ، ایک روزہ، ٹی ٹونٹی اور خواتین کی کرکٹ پاکستان کرکٹ بورڈ کے ذمے ہے اور وہ اس کی نگرانی کرتا ہے۔یہ بورڈ وزیر اعظم پاکستان کی زیر نگرانی کام کرتا ہے۔

کرکٹ ورلڈ کپ کی تاریخ میں پاکستان کی کارکردگی

1- **ورلڈ کپ 1975ء:** 1975ء میں پہلی مرتبہ ورلڈ کپ کرکٹ کا انعقاد انگلینڈ میں ہوا۔ اس میں پاکستان کرکٹ ٹیم پہلے ہی مرحلے میں باہر ہو گئی۔

2- **کرکٹ ورلڈ کپ 1979ء تا 1987ء:** 1979ء سے 1987ء کے دوران تمام ورلڈ کپ کے مقابلوں میں شاہینوں نے سیمی فائنل کے لیے کوالیفائی کیا۔

3- **ورلڈ کپ 1992ء:** 1992ء کا ورلڈ کپ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں کھیلا گیا۔ پاکستان نے سیمی فائنل میں نیوزی لینڈ کو شکست دی تو فائنل میں اس کا ٹاکرا انگلینڈ سے ہو گیا۔ اختتامی اوورز میں انضمام الحق اور وسیم اکرم نے جارحانہ کھیلتے ہوئے سکور 249 تک پہنچا دیا۔ انگلش ٹیم 249 رنز کے تعاقب میں وسیم اکرم کی بہترین بولنگ کا سامنا نہ کر سکی۔ وسیم اکرم نے مسلسل دو گیندوں پر ایلن لیمب اور کرس لیوس کی وکٹیں حاصل کیں مجموعی طور پر وسیم اکرم اور مشتاق احمد نے 3,3 جب کہ عاقب جاوید نے دو وکٹیں حاصل کیں اور انگلش ٹیم 49.2 اوورز میں 227 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔

4- **کرکٹ ورلڈ کپ 1996ء تا 2018ء:** ورلڈ کپ 1996ء سے لے کر 2018ء تک پاکستان متعدد بار فائنل اور سیمی فائنل میں پہنچ چکا ہے اور اچھے کھیل کا مظاہرہ کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان ایک بار ٹی ٹونٹی کا ورلڈ کپ اور چیمپئن ٹرافی بھی جیت چکا ہے۔

سوال 5: سکواش اور اسنوکر کے میدان میں پاکستانی کھلاڑیوں کی کارکردگی کا جائزہ پیش کریں۔

جواب:

سکواش

سکواش کا کھیل ایک بند کمرے میں ہوتا ہے اور دو پلیئرز اس میں حصہ لیتے ہیں۔ اس میں سنگلز اور ڈبلز کے دو طرح کے مقابلہ جات ہوتے ہیں۔ پاکستان میں یہ کھیل بہت مقبول ہے۔ اس کا شمار دنیا کے مشکل کھیلوں میں ہوتا ہے۔ پاکستان کے دو مایہ ناز کھلاڑیوں جہانگیر خاں اور جان شیر خاں نے عرصہ دراز تک سکواش پر حکمرانی کی ہے۔

برٹش اوپن چیمپئن شپ: جہانگیر خاں نے دس مرتبہ برٹش اوپن چیمپئن شپ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ ہاشم خاں نے سات مرتبہ جب کہ جان شیر خاں نے چھے مرتبہ یہ اعزاز اپنے نام کیا۔ یہ اعزاز دنیا کا ایک بڑا اعزاز ہے جو کہ سکواش کے پلیئرز بہت زیادہ محنت کے بعد حاصل کرتے ہیں۔

ورلڈ چیمپئن شپ: پاکستان کے مایہ ناز کھلاڑیوں نے چودہ مرتبہ ایشین سکواش چیمپئن شپ اپنے نام کرنے کا اعزاز بھی حاصل کر رکھا ہے۔

موجودہ صورت حال: سکواش کی تاریخ کے عظیم کھلاڑی جہانگیر خاں نے پاکستان میں سکواش کی از سر نو بحالی اور اس کو عروج پر پہنچانے کے لیے کام شروع کر رکھا ہے۔ دس مرتبہ برٹش اوپن ٹائٹل جیتنے والے جہانگیر خاں کے بقول ''ہمیں صورتِ حال بدلنے کے لیے بہت کچھ کرنا ہوگا۔ اس میں فنڈز کے ساتھ ساتھ بہترین تنظیمی ڈھانچے کی بھی ضرورت ہے اور ہمارے پاس ایک منصوبہ جس کے ذریعے سے ملک میں کھیل کی بحالی کا امکان ہے۔''

ملک میں سکواش کو دوبارہ بلندیوں تک پہنچانے کے منصوبے میں جونیئر اکیڈمی کا قیام بھی شامل ہے جو کراچی میں جہانگیر خان کی اکیڈمی روشن خان/جہانگیر خان کمپلیکس میں موجود سہولتوں کو استعمال کرے گی۔ منصوبے کے تحت کوچز کی بھرتی اور باصلاحیت کھلاڑیوں کو تیار کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں غیر ملکی ٹورنامنٹس میں شرکت کے لیے وسائل بھی فراہم کیے جائیں گے۔

اسنوکر

پاکستان میں اسنوکر نوجوانوں میں بہت عام ہے۔ پاکستان میں اسنوکر کی ترقی کے لیے پاکستان بلیرڈ اینڈ اسنوکر ایسوسی ایشن کا ادارہ موجود ہے۔

اسنوکر میں پاکستانی کھلاڑیوں کی کارکردگی کا جائزہ درج ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

1- **ورلڈ اسنوکر چیمپئن شپ 1994ء:** 1994ء میں پاکستان کے محمد یوسف نے آئس لینڈ کے جونسن کو 9 کے مقابلے میں 11 فریمز سے شکست دے کر جوہانسبرگ (جنوبی افریقہ) میں ہونے والی آئی بی ایس ایف چیمپئن شپ اپنے نام کر لی۔

2- **انٹرنیشنل اوپن چیمپئن شپ اسنوکر 2012ء:** فیصل آباد کے محمد آصف نے 2012ء میں دبئی میں ہونے والی انٹرنیشنل اوپن اسنوکر چیمپئن شپ میں میڈل دلوایا۔ اسی ماہ محمد آصف نے بلغاریہ کے شہر صوفیہ میں ہوئے IBSF عالمی اسنوکر چیمپیئن شپ کے فائنل میں انگلینڈ کے گیری ولسن کو مات دے کر چیمپیئن شپ اپنے نام کر لی اور آئی بی ایس ایف سے ایک کروڑ کے انعام کے مستحق ٹھہرے۔ محمد آصف اور محمد سجاد نے 2013ء میں آئرلینڈ کے شہر کارلو میں بھی پاکستان کو عالمی اعزاز سے ہمکنار کیا۔

3- **انٹرنیشنل چیمپئن شپ اسنوکر 2022ء:** احسن رمضان جو کہ دنیا کے کم عمر ترین سنوکر چیمپئن ہیں۔ انھوں نے محض سولہ سال کی عمر میں IBSF کے فائنل میں ایرانی کیوئسٹ کو شکست دے کر عالمی چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

سوال 6: فٹ بال، لان ٹینس اور پولو پر نوٹ لکھیں۔

جواب: 1- فٹ بال

فٹ بال ایک گیند کا کھیل ہے جسے امریکا میں سوکر (Soccer) بھی کہا جاتا ہے۔ فٹ بال کے کھیل میں گیارہ، گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیمیں ایک کروی شکل کے گیند کے ساتھ کھیلتی ہیں۔ یہ دنیا کا مقبول ترین کھیل ہے۔

i- **پاکستان فٹ بال فیڈریشن کا قیام:** پاکستان فٹ بال فیڈریشن کی بنیاد 5 ستمبر 1947ء کو رکھی گئی۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اس فیڈریشن کے پہلے سرپرست اعلیٰ بنے۔ اس فیڈریشن کو انٹرنیشنل فیڈریشن نے 1948ء کے اوائل ہی میں تسلیم کر لیا گیا تھا۔ 1954ء سے 1958ء تک چار سال میں پاکستانی ٹیم ایشیائی سطح تک اپنی پہچان کروانے میں کامیاب ہو چکی تھی مگر اس کے بعد آنے والی حکومتوں نے اس کی ترقی و فروغ پر توجہ نہ دی اور جس کی وجہ سے ہمارے ملک میں فٹ بال زوال کا شکار ہونے لگا۔ پاکستان فٹ بال فیڈریشن کی دھڑے بندی نے پاکستان میں فٹ بال کے کھیل کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ 2007ء میں پاکستان فٹ بال فیڈریشن کی سربراہی مخدوم سید فیصل صالح حیات کو سونپی گئی تب اس کھیل میں بہتری کے امکانات پیدا ہوئے۔ 2007ء میں جیو سپر فٹ بال لیگ شروع ہوئی۔ یہ پاکستان کا پہلا پروفیشنل نیشنل ٹورنامنٹ تھا۔ 2010ء میں پاکستان میں فٹ بال میں لوگوں کی دلچسپی غیر معمولی تھی اور ایشین گیمز میں پاکستان ٹیم کی کارکردگی نمایاں نظر آئی۔ 2012ء میں ایک بار پھر فیڈریشن اور پاکستان اولمپک ایسوسی ایشن کے درمیان باہم رسہ کشی سے یہ کھیل روایتی بے حسی کا شکار ہوا۔

ii- **فٹ بال کی ترقی اور فروغ کے لیے اقدامات:** فٹ بال کی ترقی اور ملک میں اس کھیل کو فروغ دینے کے لیے حکومتی سطح پر عملی اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ مخلص اور دیانت دار لوگوں کو فیڈریشن میں ذمہ داریاں سونپی جائیں اور نیا انفراسٹرکچر، نئے سٹیڈیمز کی تعمیر اور عالمی سطح کے مقابلوں کے انعقاد کا بندوبست کیا جائے۔ فیفا (FIFA) کی گرانٹ کے استعمال کو شفاف بنایا جائے۔ سپانسرز اور میڈیا کوریج جیسے معاملات کو سنجیدگی سے لیا جائے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ کسی مستند بین الاقوامی تربیت یافتہ کوچ کو تعینات کیا جائے۔ میڈیا بھی اس کے فروغ کے لیے اپنا کردار ادا کرنے کو آگے بڑھے۔ یورپی چیمپئن شپ کی طرح یہاں بھی ضلعی سطح پر فٹ بال کے ٹورنامنٹ کا آغاز کیا جائے۔ ادارہ جاتی ٹیمیں تشکیل دی جائیں، سکولوں اور کالجوں کی سطح پر ٹیمیں بنائی جائیں۔ اس طرح مرحلہ وار طریقہ کار سے بنائی جانے والی ٹیم غیر معمولی نتائج دے گی۔

2- لان ٹینس

لان ٹینس کسی سبزہ زار یا سیمنٹ سے تیار کردہ میدان میں کھیلا جاتا ہے جس کی لمبائی 78 فٹ اور چوڑائی 27 فٹ ہوتی ہے۔ اعصام الحق قریشی ایک پاکستانی پیشہ ور ٹینس کھلاڑی ہیں۔ وہ ایک گرینڈ سلام کے فائنل تک پہنچنے والے واحد پاکستانی ٹینس کھلاڑی ہیں۔

3- پولو

چوگان جو عام طور پر پولو کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، ہاکی کی طرز کا ایک کھیل ہے۔ اس میں گھڑ سواروں کی دو ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ ہر ٹیم میں تین یا چار کھلاڑی ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں لمبے لمبے ڈنڈے (Mallet) سے ہوتے ہیں جن سے وہ لکڑی کی سفید گیند کو ضرب لگاتے ہیں اور مدمقابل ٹیم کو گول کرتے ہیں۔ اس کھیل کا آغاز 1061ء میں انگلستان میں ہوا۔

i- **پاکستان میں پولو کا کھیل:** پاکستان میں یہ کھیل شمالی علاقوں اور چترال میں بہت شوق سے کھیلا جاتا ہے۔ شندور میں ہر سال جولائی میں شندور پولو ٹورنامنٹ 2000 سال سے کھیلا جا رہا ہے۔ اس کھیل کو فری اسٹائل پولو کہا جاتا ہے جو کہ چترال اور گلگت کی ٹیموں کے درمیان کھیلا جاتا ہے۔ اس کھیل کو دیکھنے کے لیے دنیا بھر سے سیاح چترال کا رخ کرتے ہیں۔

ii- **امیروں کا کھیل:** پاکستان میں پولو صرف امیروں کا کھیل سمجھا جاتا ہے اور اس کا اہتمام بھی بڑے بڑے زمیندار اور جاگیردار کرتے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں دوڑنے والے گھوڑے بہت ہی مہنگے ہوتے ہیں اور ان کی نگہداشت کرنا اس سے بھی مہنگا عمل ہے۔ گھوڑوں کی خوراک کے علاوہ ان کی دیکھ بھال کے لیے تربیت یافتہ لوگوں پر مشتمل ٹیم رکھنا پڑتی ہے۔

سوال 7: اِن ڈور کھیلوں پر تفصیلاً نوٹ تحریر کریں۔

جواب: اِن ڈور کھیلوں سے مراد وہ کھیل ہیں جو ایک کمرے یا ہال میں کھیلے جاتے ہیں اور اس میں وقت کی پابندی نہیں ہوتی کیوں کہ یہ کھیل اپنی سہولت کے مطابق جب مرضی کھیلے جا سکتے ہیں۔ پاکستان میں کھیلے جانے والے اِن ڈور کھیل درج ذیل ہیں:

1- ٹیبل ٹینس: پاکستان میں ٹیبل ٹینس کا کھیل زبوں حالی کا شکار ہے۔ سرکاری سطح پر سرپرستی نہ ہونے کی وجہ سے اس کے منتظمین کو بھی پریشانی کا سامنا ہے۔ ایک وقت تھا جب ٹیبل ٹینس میں پاکستان کا ڈنکا بجتا تھا۔ عارف خاں اور ناز و شکور جیسے کھلاڑیوں نے پاکستان کو کئی عالمی اعزاز دلوائے۔ اب گزشتہ کئی برس سے یہ کھیل بتدریج زوال پذیر ہے۔ مختلف محکموں کی طرف سے مناسب سرپرستی نہ ہونے سے بھی اس کھیل پر برا اثر پڑا ہے۔ کھلاڑی بھی کھیل کی زبوں حالی اور اپنے مستقبل کے لیے فکر مند نظر آتے ہیں۔ منتظمین کا کہنا ہے کہ ملک میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں لیکن سرکاری سرپرستی ناکافی ہے، فنڈز نہیں ملتے۔ لہٰذا حکومتی ترجیحات میں کھیلوں کو اہمیت دیے بغیر کھلاڑیوں سے عمدہ کارکردگی کی امید نہیں کی جاسکتی۔

2- بیڈمنٹن: پاکستان میں بیڈمنٹن ہر طبقے میں یکساں مقبول ہے۔ قومی سطح پر پولیس، واپڈا، نیشنل بنک، سوئی گیس، ہائر ایجوکیشن، خیبر پختونخوا، سندھ، بلوچستان اور پنجاب کی مرد خواتین کی ٹیمیں موجود ہیں۔ ملکی سطح پر اس کھیل کے ٹورنامنٹ ہوتے رہتے ہیں۔ 2015ء میں لاہور پی ایس او آل پاکستان بیڈمنٹن چیمپئن شپ منعقد ہوئی جو نیشنل بنک نے جیت لی۔ خواتین سنگل میں واپڈا نے ٹائٹل اپنے نام کیا۔ مردوں کے ڈبلز مقابلوں کا ٹائٹل نیشنل بنک نے جیتا۔ خواتین ڈبلز میں واپڈا کی ٹیم نے فتح حاصل کی۔ بیڈمنٹن کے فروغ کے لیے حکومتی سطح پر بہت سے اقدامات کیے ہیں جس سے اس کھیل کے فروغ میں کافی مدد حاصل ہوئی ہے۔

3- باسکٹ بال: باسکٹ بال 94 فٹ لمبائی اور 50 فٹ چوڑائی پر مشتمل میدان میں کھیلا جانے والا کھیل ہے۔ اس کھیل میں شریک دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کی تعداد 5، 5 جب کہ گیند کا وزن 20 سے 22 اونس ہوتا ہے۔ یہ کھیل ان ڈور اور آؤٹ ڈور دونوں طرح سے کھیلا جاتا ہے۔ یہ کھیل خصوصاً براعظم شمالی امریکا میں مقبول ہے۔ پاکستان میں باسکٹ بال کا ٹیلنٹ موجود ہونے کے باوجود یہ کھیل زبوں حالی کا شکار ہے۔

پاکستان میں باسکٹ بال کا آغاز 1960ء کی دہائی میں سیالکوٹ کے سی ٹی آئی اور مرے کالج سے ہوا۔ 1971ء میں یہاں باسکٹ بال سٹیڈیم کا قیام عمل میں آیا۔ 1971ء سے 1976ء تک کا دور بلاشبہ پاکستان میں باسکٹ بال کا دور تھا۔ مرے کالج سے فارغ التحصیل متعدد کھلاڑیوں نے صوبائی اور قومی سطح پر نام روشن کیا۔ یوں تو یہ کھیل لاہور، راولپنڈی اور کراچی کے بعد بین الاقوامی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اب یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ پاکستان میں باسکٹ بال کے کھیل کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کا موقع ملے گا۔

سوال 8: پاکستان کے دیسی کھیلوں کا حال بیان کریں۔ (LHR. GI, RWP. GII, SGD. GII, DGK. GII, BWP. GI, 2023) (LHR. GII, RWP. GI & GII, DGK. GI, 2024)

جواب:

پاکستان کے دیسی کھیل

1- کبڈی

کبڈی ایک مقبول اور پنجاب کے دیہاتیوں کا ہر دلعزیز کھیل ہے۔ یہ کھیل پنجاب کے طول و عرض میں بڑے شوق کے ساتھ کھیلا جاتا ہے۔ اس میں دو ٹیمیں حصہ لیتی ہیں اور پہلے ایک ٹیم کا کھلاڑی کبڈی کبڈی کا راگ الاپتے ہوئے مخالف کے کورٹ میں آتا ہے اور کسی کھلاڑی کو چھو کر واپس جانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ واپس جانے میں کامیاب ہو جائے تو وہ ایک پوائنٹ حاصل کر لیتا ہے ورنہ اگر وہ جانے میں کامیاب نہ ہو تو یہ پوائنٹ مخالف کے حصے میں آتا ہے۔

کبڈی کھیلنے والے ممالک: کبڈی اب دنیا کے بہت سے ممالک پاکستان، بھارت، کینیڈا، امریکا، ایران، انگلینڈ اور سری لنکا میں کھیلی جاتی ہے۔

کبڈی ورلڈ کپ میں پاکستان کی کارکردگی: کبڈی کا پہلا ورلڈ کپ 2010ء میں ہوا جو کہ بھارت کے حصے میں آیا۔ 2020ء کا ورلڈ کپ پاکستان نے جیتا اور خوب داد پائی۔

2- ملاکھڑا

ملاکھڑا بھی کشتی کی ایک قسم ہے جو صوبہ سندھ کے دیہاتوں میں کھیلی جاتی ہے۔ اس کشتی کی قسم میں پہلوان کو خوب کھانا ہوتا ہے تاکہ وہ دیوہیکل نظر آئے۔ جس طرح جاپان میں سومو پہلوان ہوتے ہیں اور کشتی میں کھڑے کھڑے اس حریف کو چت کرنا ہوتا ہے۔ ملاکھڑائی پہلوان سندھی میلوں ٹھیلوں میں اپنے فن کا خوب مظاہرہ کرتے ہیں اور داد پاتے ہیں۔ ملاکھڑا کا کھیل 5000 سال پرانا ہے۔ اس میں دو پہلوان ایک دوسرے کو کمر سے پکڑ کر گرانے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور جو اس مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ جیت جاتا ہے۔ سب سے زیادہ شائقین کو جن مقابلوں کا بے چینی سے انتظار ہوتا ہے وہ سندھ کے شہر بدین کے علاقے کی ساحلی پٹی ہے۔ یہاں کے مقابلے دیکھنے کے لیے لوگ دور دراز سے چل کر یہاں آتے ہیں اور خوب محظوظ ہوتے ہیں۔

3- کِکلی

کِکلی پنجاب کا مشہور ناچ ہے جو پنجابی لڑکیاں بڑے شوق سے کھیلتی ہیں۔ چھوٹی عمر کی بچیوں سے لے کر بڑی عمر تک سب ہی اس میں بڑے شوق سے حصہ لیتی ہیں۔ اس میں زیادہ تر ایک ہی عمر کی لڑکیاں اپنی ہم جولیوں کے ساتھ کھیلتی ہیں۔ دو لڑکیاں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر آمنے سامنے کھڑی ہوتی ہیں اور لمبے بازو بڑھا کر قدرے پیچھے کو جھکتی ہیں پاؤں کو ایک دوسرے کے قریب رکھ کر ایک جھٹکے کے ساتھ تیزی سے چکر کاٹے جاتے ہیں اور اس کے ساتھ اپنے من پسند پنجابی گیت بھی گائے جاتے ہیں۔

4- کشتی یا پہلوانی

کشتی ایک بہت پرانا کھیل ہے۔ برصغیر پاک و ہند کی سرزمین نے بہت سے مشہور پہلوان پیدا کیے ہیں جن میں محمد عظیم عرف گاما پہلوان سے لے کر امام بخش اور منظور احمد عرف بھولو پہلوان شامل ہیں۔ ان پہلوانوں کے ساتھ ان کے خاندان کے ساتھ جڑے ہوئے باقی افراد نے بہت شاندار کشتی کا کھیل جاری رکھا اور پاکستانی کشتی کو ایک نئی جہت دی۔

کشتی کے مشہور پہلوان: کشتی میں سب سے زیادہ مشہور منظور احمد عرف بھولو پہلوان تھے۔ وہ امرتسر میں پیدا ہوئے اور پاکستان ہجرت کر کے آئے۔ انھوں نے کشتی کے بہت سے مقابلوں میں حصہ لیا اور اپنے مخالفین کو شکست دی۔ 1949ء میں پاکستان کے اندر رستم پاکستان دنگل ہوا جس میں انھوں نے تمام مقابلوں میں فتح حاصل کی اور رستم پاکستان کے ٹائٹل کو گلے لگایا۔ انھوں نے یہ ٹائٹل یونس پہلوان کو شکست دے کر حاصل کیا۔ 1960ء کی دہائی میں انھوں نے انگلینڈ کا دورہ کیا اور وہاں پر بھی بہت سے پہلوانوں کو مات دی۔ آپ کی اس کاوش اور محنت پر پہلے آپ کو تمغۂ امتیاز اور پھر رستم زماں کے ٹائٹل سے نوازا گیا۔ آپ کے خاندان کے ایک عظیم چشم و چراغ زبیر عرف جھارا پہلوان نے بھی کشتی میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے اور جاپان جا کر وہاں کے مشہور پہلوان 'انوکی' کو شکست سے دوچار کر کے خوب شہرت کمائی۔ بھولو برادران آج اپنے اکھاڑے کے پاس صدیوں پرانے درخت کے ساتھ دفن ہیں تاہم اب یہاں زیادہ تر خاموشی کے بادل ہی چھائے رہتے ہیں۔ کچھ ایسا ہی حال آج کی کشتی کا بھی ہے۔

موجودہ صورت حال: کشتی بھی باقی کھیلوں کی طرح حکومتی سرپرستی نہ ہونے اور مطلوبہ فنڈز وقت پر نہ ملنے کی وجہ سے زوال کا شکار ہے۔ جب تک اچھے کوچ بھرتی نہ کیے گئے اور موجودہ پہلوانوں سے مدد نہ لی گئی تو یہ کشتی کا باب ہمارے لیے صرف ماضی کی ایک یادگار بن کر رہ جائے گا۔ اس سے پہلے کہ یہ روایتی کھیل ہمارے ہاتھوں میں دم توڑ دے ہمیں اس کو نئے سرے سے ایک جہت دینا ہوگی۔

5- گلی ڈنڈا

گلی ڈنڈا بھی بچوں کا ایک محبوب ترین کھیل ہے جو کہ ہمارے گلی کوچوں میں عام کھیلا جاتا ہے۔ بچے اس کو بہت شوق سے کھیلتے ہیں۔ اس کے لیے بہت بڑے میدان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ کرکٹ سے ملتا جلتا کھیل ہے۔ گلی جو لکڑی کی تراشی ہوئی ہوتی ہے اس کو ڈنڈے کی مدد سے زور سے ہٹ لگائی جاتی ہے۔ اگر یہ گلی فیلڈنگ پر کھڑے کسی بھی کھلاڑی سے کیچ ہو جائے تو باری لینے والا آؤٹ ہو جاتا ہے اور اگلے بچے کی باری آجاتی ہے۔ اس میں دو ٹیمیں بھی حصہ لے سکتی ہیں اور اسے علیحدہ علیحدہ بھی کھیلا جا سکتا ہے۔

6- میخ اکھاڑنا

میخ اکھاڑنا ایک ہمارا روایتی ثقافتی کھیل ہے جو کہ ہر انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس میں ایک ٹرینڈ گھڑ سوار گھوڑے پر تیزی سے آتا ہے اور اس کی نظر میخ پر ہوتی ہے جو کہ زمین میں گڑی ہوئی ہوتی ہے اس کو ایک ڈنڈے کی مدد سے اکھاڑا جاتا ہے۔ اگر ہلکی سی بھی دیر ہو گئی یا جلدی آپ نے نیزے کا نشانہ لے لیا تو آپ کا نشانہ خطا ہو جائے گا اور آپ کو اپنی باری سے دست بردار ہونا پڑے گا۔

سوال 9: سیر و سیاحت بطور ایک صنعت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: جدید دور میں سیر و سیاحت ایک صنعت کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔ تاریخی و تفریحی مقامات کی سیاحت سے معاشرتی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ عوام کے لیے روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور ملکی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ غیر ملکی سیاحوں کے آنے سے زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے اور معیشت مستحکم ہوتی ہے۔

پاکستان کے تفریحی و سیاحتی مقامات

پاکستان میں بے شمار تفریحی و سیاحتی مقامات ہیں جہاں فطرت اپنے رنگ بکھیرتی نظر آتی ہے۔ ان کے نظاروں سے دل و دماغ کو سکون اور طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ ان مقامات میں وادی کاغان، وادی سوات، درہ خیبر اور گلگت بلتستان قابلِ ذکر ہیں۔

پاکستان کے تاریخی مقامات اور عمارات

پاکستان میں بے شمار تاریخی مقامات اور عمارات ہیں جہاں تاریخ سے دل چسپی رکھنے والے طالب علم اور سیاحوں کے لیے تاریخی معلومات کا بیش بہا ذخیرہ موجود ہے۔ یہاں ہر مذہب کے ماننے والوں کے لیے بھی ثقافتی رنگوں میں رچے ہوئے قابلِ دید تاریخی مقامات موجود ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

- ☆ دامن کوہ اسلام آباد۔
- ☆ لاہور میں شاہی قلعہ، بادشاہی مسجد، شالامار باغ، مسجد وزیر خان، چوبرجی، مقبرہ جہانگیر وغیرہ۔
- ☆ شیخوپورہ میں ہرن مینار۔
- ☆ سکھ مت کو ماننے والوں کے لیے ننکانہ صاحب اور گوردوارہ کرتارپور، گوردوارہ پنجہ صاحب حسن ابدال۔
- ☆ جہلم کے قریب قلعہ روہتاس۔
- ☆ بہاول پور کے محلات، لال سہانڑہ نیشنل پارک، قلعہ ڈیراور بہاول پور۔
- ☆ ہندوؤں کے لیے کٹاس راج مندر چکوال۔
- ☆ ہڑپہ (ساہیوال)، موہن جودڑو (لاڑکانہ) کی پانچ ہزار سالہ قدیم تہذیب کے آثار۔
- ☆ ٹیکسلا اور گردونواح میں پھیلی ہوئی گندھارا تہذیب۔ ☆ قلعہ رانی کوٹ (جامشورو) سندھ۔ ☆ زیارت (بلوچستان) ☆ مسجد مہابت خاں (پشاور)۔

سوال 10: پاکستان میں سیر و سیاحت کی صنعت کو درپیش مسائل اور اُن کے حل کے لیے تجاویز بیان کیجیے۔

(LHR. GII, SWL. GI, RWP. GI, 2023) (SGD. GI, BWP. GII, 2024)

جواب: دوسرے ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی سیر و سیاحت ایک صنعت کا درجہ حاصل کر چکی ہے۔ پاکستان میں بھی بہت سے تاریخی اور تفریحی مقامات پائے جاتے ہیں جن کو دیکھنے کے لیے دوسرے ملکوں سے بھی لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے اور اندرون ملک بھی اب لوگ اپنی فیملیز کے ساتھ باہر بڑے ذوق و شوق سے نکلتے ہیں۔ اس لیے ہمیں اس صنعت کو درپیش مسائل کو بڑی سنجیدگی سے حل کرنا ہوگا تاکہ سیر و سیاحت کے کسی کام میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

پاکستان میں سیاحت کو درپیش مسائل	سیاحت کے فروغ کے لیے تجاویز
1- سیاحوں کے لیے ذرائع نقل و حمل کا فقدان	1- ہمیں اپنے ٹرانسپورٹ کے نظام کو بہتر بنانا ہوگا تاکہ سیاحت کے لیے زیادہ لوگ آسکیں اور زیادہ زرمبادلہ اکٹھا ہو سکے۔
2- دہشت گردی جس سے غیر ملکی اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کرتے ہیں۔	2- دہشت گردی کے واقعات پر قابو پا کر ایک پُر امن فضا بنائی جائے تاکہ سیاحت کے لیے آنے والا کوئی شخص اپنے آپ کو یہاں غیر محفوظ تصور نہ کرے۔
3- سیاحت کے لیے درکار انفراسٹرکچر کی کمی	3- سیاحت کو پرموٹ کرنے کے لیے، ہمیں اپنے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا ہوگا۔
4- سیاحتی مقامات پر ناکافی رہائشی سہولیات	4- رہائش کا بندوبست سب سے پہلی اہم ترجیحات میں شامل ہونی چاہیے۔
5- صفائی ستھرائی کا فقدان	5- صفائی ستھرائی کی وجہ سے کسی بھی جگہ کا حسن ہوتا ہے، اس لیے صفائی ستھرائی عالمی معیار کے مطابق ہو۔
6- سیاحت میں حکومتی سرپرستی کا فقدان	6- حکومت کو اپنی سرپرستی میں یہ صنعت چلانی چاہیے۔ کیوں کہ صرف حکومت ہی عالمی معیار کے مطابق سہولیات فراہم کر سکتی ہے اس سے بہت سا زرمبادلہ اکٹھا ہوتا ہے۔
7- پہاڑی علاقوں میں سفری سہولیات کا فقدان	7- پہاڑی علاقوں میں چیئر لفٹ لگائی جائے اور جیپ سروس کو بہتر بنایا جائے تاکہ سیر کرنے والا زیادہ سے زیادہ محفوظ ہو سکے۔
8- متعلقہ حکومتی اداروں کی غفلت اور عدم توجہ	8- متعلقہ حکومتی اداروں کو چاہیے کہ وہ سیاحت کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کرے۔
9- ناکافی فنڈز	9- ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کو فنڈز کی فراہمی یقینی بنائی جائے تاکہ سیاحتی مقامات کو ترقی دی جا سکے۔

سوال 11: پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن پر نوٹ لکھیں۔

(LHR. GI, 2024)

جواب: 1- پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا قیام اور اس کے مقاصد: پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا قیام 1972ء میں عمل میں آیا۔ اس ادارے کے قیام کا بنیادی مقصد ملک میں سیر و سیاحت کی صنعت کو فروغ دینا تھا جس کے لیے اندرون اور بیرون ملک کے سیاحوں کو ملک کے تاریخی اور پُر فضا مقامات کی سیر و سیاحت کے لیے بہترین معلومات فراہم کی جائیں اور وہ تمام سہولیات دی جائیں جن کی سیاحوں کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس ادارے کا ایک بڑا مقصد سیاحوں کو ٹرانسپورٹ مہیا کرنا ہے۔ پاک چائنا اور پاک انڈیا نیشنل بس سروس، جب کہ ملکی سطح پر اس ادارے کی اپنی بسیں، ہائی ایس اور کوسٹرز ہیں جو اندرونِ ملک اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں۔

2- **پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن (PTDC) کے ذیلی ادارے:** پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن (PTDC) کے چار ذیلی ادارے ہیں:

i- ہوٹلز (Hotels) ii- ٹورسٹ انفارمیشن سنٹر (Tourist Information Centre)

iii- موٹلز (Motels) iv- پاکستان ٹورز لمیٹڈ (Pakistan Tours Limited)

3- **کارپوریشن اور نیم سرکاری ادارہ:** بنیادی طور پر یہ ایک کارپوریشن اور نیم سرکاری ادارہ ہے۔ اس کے زیرِ انتظام چار بڑے ہوٹلز تھے جن میں سے ہر ایک کا رقبہ کئی ایکڑ پر مشتمل تھا۔ ان میں سے تین ہوٹل نجکاری کے ذریعے نہایت ارزاں قیمت پر فروخت کر دیے گئے اور ان میں کام کرنے والے ملازمین کو گولڈن شیک ہینڈ اسکیم کے ذریعے نوکریوں سے فارغ کر دیا گیا۔ بچ جانے والے ہوٹلز میں فلیٹیز (Flaties) ہوٹل لاہور، سیسل (Ceesal) ہوٹل مری اور ڈینز (Deans) ہوٹل پشاور شامل ہیں۔

4- **ادارے کے موٹلز:** اس وقت پورے پاکستان اور آزاد کشمیر میں اس ادارے کے کئی موٹلز ہیں جو وادیٔ سوات، وادیٔ کاغان، سکردو، گلگت، چترال، پاک ایران بارڈر، واہگہ بارڈر، پاک چائنا بارڈر، پاک افغان بارڈر، بہاول پور، موہن جوداڑو، ہاکس بے کراچی، خضدار، چمن، زیارت، کینجھر جھیل کوئٹہ، ایوبیہ، بنجوسہ (کشمیر) میں واقع ہیں۔

5- **ٹریننگ سنٹرز:** پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے ٹریننگ سنٹرز تمام ایئرپورٹس کے ساتھ ساتھ ملتان، بہاول پور، ٹیکسلا اور موہن جوداڑو میں بھی موجود ہیں۔

موجودہ صورت حال: اس ادارے نے اب تک ہر حکومت کو کروڑوں روپے سالانہ ٹیکس کی مد میں زرمبادلہ کما کر دیا ہے لیکن نائن الیون 2001ء اور 2005ء کے زلزلے کے بعد امن وامان کی خراب صورتِ حال کے باعث اس صنعت کو بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ کالا باغ میں ایک ٹریننگ سنٹر کو دہشت گردوں نے تباہ کر دیا۔ اس تربیتی مرکز میں ملازمین کو باقاعدہ تربیت دی جاتی تھی۔ اس طرح یہ ادارہ بتدریج زوال کا شکار ہونے لگا۔ 2010ء میں 1973ء کے آئین میں اٹھارھویں ترمیم میں مختلف اداروں کو صوبوں کے حوالے کر دیا گیا۔ PTDC پر اس کے مضر اثرات مرتب ہوئے اور اس ادارے کی کارکردگی متاثر ہوئی۔ اگر آج حکومت اس ادارے کی سرپرستی کرے تو تمام تر نامساعد حالات کے باوجود پاکستان میں سیروسیاحت ایک منافع بخش صنعت بن سکتی ہے۔ بھارت، نیپال اور کئی ممالک کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں جہاں سیروسیاحت کی صنعت سے کھربوں روپے سالانہ کمائے جا رہے ہیں۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: ذیل میں دیے گئے چار جوابات میں سے درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

i- **انٹرنیشنل کرکٹ کونسل نے پاکستان کو بین الاقوامی کرکٹ مقابلوں میں حصہ لینے کی اجازت دی:**

(الف) 1951ء (ب) 1952ء (ج) 1953ء (د) 1954ء

ii- **جب پاکستان پہلی مرتبہ ہاکی کا عالمی چیمپئن بنا تو اس کے کپتان تھے:** (FSD. GII, SGD. GII, RWP. GI, 2023) (MLN. GII, RWP. GII, 2024)

(الف) خالد محمود (ب) اختر الاسلام (ج) سمیع اللہ (د) حسن سردار

iii- **پاکستان نے اپنا پہلا عالمی کرکٹ کپ جس ملک کے خلاف جیتا:** (MLN. GII, 2023) (LHR. GII, BWP. GII, 2024)

(الف) آسٹریلیا (ب) نیوزی لینڈ (ج) ویسٹ انڈیز (د) انگلینڈ

iv- **پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا:** (GRW. GI, SGD. GI, RWP. GII, 2023) (SGD. GII, RWP. GI, 2024)

(الف) 1970ء (ب) 1972ء (ج) 1974ء (د) 1976ء

v- **1962ء میں حکومت پاکستان کی جانب سے تمغائے امتیاز سے نوازا گیا:** (GRW. GI, MLN. GI, BWP. GI, 2023) (DGK. GII, 2024)

(الف) امام بخش (ب) جھارا (ج) بھولو (د) گاما

vi- **ڈرامائی کھیل کھیلنے سے بچے کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے:** (MLN. GII, SWL. GI & GII, 2023) (SWL. GI & II, 2024)

(الف) جسمانی (ب) زبان دانی (ج) قائدانہ (د) قوت فیصلہ

vii- **بین الاقوامی سطح پر کرکٹ کا ذمہ دار ادارہ ہے:** (LHR. GII, MLN. GI, SWL. GI, RWP. GI & GII, 2023) (GRW. GII, 2024)

(الف) آئی سی سی (ب) پی سی بی (ج) آئی سی بی (د) پی ایف ایف

-viii بادشاہ قطب الدین ایبک کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر کر جاں بحق ہوا: (SGD. GI, 2023) (SGD. GI, 2024)

(الف) کبڈی (ب) گھڑ دوڑ (ج) چوگان (پولو) (د) فٹ بال

-ix پاکستان میں سیر و سیاحت کی ترقی کے لیے ادارہ قائم کیا گیا ہے: (DGK. GI, 2023)

(الف) PTDC (ب) PCB (ج) PTCL (د) PMA

-x مسجد وزیر خاں واقع ہے: (LHR. GII, GRW. GII, DGK. GI & GII, BWP. GI & GII, 2023) (BWP. GI, 2024)

(الف) پشاور (ب) ملتان (ج) لاہور (د) سیالکوٹ

جوابات

-i 1952ء	-ii خالد محمود	-iii انگلینڈ	-iv 1972ء	-v بھولو
-vi زبان دانی	-vii آئی سی سی	-viii چوگان (پولو)	-ix PTDC	-x لاہور

سوال 2: مختصر جوابات دیجیے۔

-i **کھیل سے حاصل ہونے والے ذہنی فوائد بیان کیجیے۔** (FSD. GI, SWL. GII, RWP. GII, DGK. GII, 2023) (LHR. GI, SWL. GII, BWP. GI, 2024)

جواب: کھیلوں میں بچوں کو طرح طرح کے حالات اور مختلف ہم عمر ساتھیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان سب سے نمٹنے کے لیے انھیں سوچنے سمجھنے اور بروقت فیصلہ اور اقدام کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس طرح اُن کی فہم و فراست اور قوت فیصلہ بڑھتی ہے، توجہ اور انہماک کی تربیت ہوتی ہے اور تجربات و مشاہدات میں اضافہ ہوتا ہے۔

-ii **پاکستان میں کشتی کے چار مایہ ناز کھلاڑیوں کے نام لکھیے۔** (LHR. GII, MLN. GII, RWP. GI, 2023) (MLN. GI, 2024)

جواب: 1- محمد عظیم عرف گاما پہلوان 2- امام بخش 3- منظور احمد عرف بھولو پہلوان 4- زبیر عرف جھارا پہلوان

-iii **پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے قیام کا بنیادی مقصد کیا ہے؟** (GRW. GII, 2023)

جواب: پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا قیام 1972ء میں عمل میں آیا۔ اس ادارے کے قیام کا بنیادی مقصد ملک میں سیر و سیاحت کی صنعت کو فروغ دینا تھا جس کے لیے اندرون اور بیرون ملک کے سیاحوں کو ملک کے تاریخی اور پُر فضا مقامات کی سیر و سیاحت کے لیے، بہترین معلومات فراہم کی جائیں اور وہ تمام سہولیات دی جائیں جن کی سیاحوں کو ضرورت ہوتی ہے۔

-iv **پاکستان میں سیاحت کو درپیش کوئی سے دو مسائل بیان کریں۔** (LHR. GI, FSD. GI, DGK. GI, 2023) (SGD. GII, RWP. GII, DGK. GII, 2024)

جواب: 1- سیاحوں کے لیے ذرائع نقل و حمل کا فقدان۔ 2- دہشت گردی، جس سے غیر ملکی سیاح خصوصاً خود کو غیر محفوظ تصور کرتے ہیں۔

-v **پاکستان میں سیاحت کے فروغ کے لیے دو تجاویز پیش کیجیے۔** (FSD. GI, SGD. GII, 2023) (LHR. GII, 2024)

جواب: 1- ٹرانسپورٹ کے نظام کو بہتر بنایا جائے۔ 2- دہشت گردی کے واقعات پر قابو پا کر امن و امان کی صورت حال کو اطمینان بخش بنایا جائے۔

-vi **کبڈی کا کھیل کن ممالک میں مقبول ہے؟** (LHR. GI, GRW. GI, SGD. GI, & GII, RWP. GI, & GII, DGK. GI, BWP. GI, 2023) (LHR. GI, 2024)

جواب: کبڈی کا کھیل بھارت اور پاکستان میں مقبول ہے۔

-vii **پاکستان نے ہاکی کے کتنے ورلڈ کپ جیتے ہیں؟ سال بھی لکھیں۔** (DGK. GI, 2024)

جواب: پاکستان چار مرتبہ (1971ء، 1978ء، 1982ء، 1994ء) ہاکی کا ورلڈ کپ جیت چکا ہے۔

-viii **پاکستان کتنی مرتبہ ہاکی کا اولمپک چیمپئن بنا؟ سال بھی لکھیں۔** (GRW. GII, SWL. GII, SGD. GI, 2023) (GRW. GI, SWL. GI, 2024)

جواب: پاکستان تین مرتبہ (1960ء، 1968ء، 1984ء) اولمپک ہاکی چیمپئن بن چکا ہے۔

-ix **ملاکھڑا کھیل کیسے کھیلا جاتا ہے؟** (GRW. GI, MLN. GII, DGK. GII, BWP. GI, 2023) (LHR. GII, DGK. GI, 2024)

جواب: ملاکھڑا ایک مقبول عوامی سندھی کشتی ہے جو جاپانی سوموکشتی کی طرح کھڑے کھڑے حریف کو گرا کر چت کرنے کی کوشش میں مشتمل ہوتی ہے۔

-x **کھیل اور سیر و سیاحت میں تعلق بیان کریں۔** (MLN. GI, SWL. GI, 2023) (SWL. GI, SGD. GI & II, 2024)

جواب: کھیل اور سیر و سیاحت دونوں کا شمار صحت مند سرگرمیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے نظم و ضبط، مسائل کا سامنا کرنے کی ہمت اور جذبہ، ذہنی راحت اور جسمانی ورزش جیسے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ تاریخ اور جغرافیہ کے متعلق معلومات ملتی ہیں۔ کھیل اور سیر و سیاحت انسان کی شخصیت کی تعمیر میں کلیدی کردار ادا

کرتے ہیں جس سے ایک صحت مند معاشرے کے قیام میں مدد ملتی ہے۔

سوال 3: تفصیل سے جواب دیں۔

i- کھیلوں کی اہمیت واضح کریں۔ — جواب: دیکھیے سوال 1

ii- ہاکی اور کرکٹ میں پاکستان کی کارکردگی کا جائزہ پیش کریں۔ — جواب: دیکھیے سوال 4,3

iii- سکواش اور سنوکر کے میدان میں پاکستانی کھلاڑیوں کی کارکردگی بیان کریں۔ — جواب: دیکھیے سوال 5

iv- پاکستان میں کوئی سے تین دیسی کھیلوں کا حال بیان کریں۔ — جواب: دیکھیے سوال 8

v- پاکستان میں سیر و سیاحت کی صنعت کی درپیش مسائل اور ان کے حل کے لیے تجاویز بیان کریں۔ — جواب: دیکھیے سوال 10

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

1- پاکستان کا قومی کھیل ہے: (FSD. GI, 2023) (A) کرکٹ (B) ہاکی (C) فٹ بال (D) کبڈی

2- 1969ء میں پاکستان ہاکی فیڈریشن کے صدر تھے: (A) خالد محمود (B) شہباز احمد (C) نور خاں (D) اختر رسول

3- پاکستان نے پہلی مرتبہ ورلڈ کپ ہاکی کی میزبانی کی: (A) 1980ء میں (B) 1985ء میں (C) 1995ء میں (D) 1990ء میں

4- ہاکی کا پہلا ورلڈ کپ ہوا: (A) 1971ء میں (B) 1990ء میں (C) 1980ء میں (D) 1985ء میں

5- پہلے ہاکی ورلڈ کپ کی میزبانی کی: (A) پاکستان نے (B) بھارت نے (C) جرمنی نے (D) سپین نے

6- ہاکی کا ورلڈ کپ ہوتا ہے: (A) دو سال بعد (B) چار سال بعد (C) چھے سال بعد (D) آٹھ سال بعد

7- پاکستان ہاکی ورلڈ کپ جیت چکا ہے: (A) دو مرتبہ (B) ایک مرتبہ (C) چار مرتبہ (D) تین مرتبہ

8- جدید اولمپکس کا آغاز ہوا: (FSD. GII, 2024) (A) 1885ء میں (B) 1896ء میں (C) 1857ء میں (D) 1848ء میں

9- جدید اولمپکس کا آغاز کس ملک سے ہوا؟ (A) چین سے (B) مصر سے (C) یونان سے (D) امریکا سے

10- پاکستان نے پہلی بار اولمپکس میں شرکت کی: (A) 1948ء میں (B) 1947ء میں (C) 1949ء میں (D) 1950ء میں

11- 1972ء کے میونخ (جرمنی) اولمپکس میں پاکستان نے ہاکی میں پوزیشن حاصل کی: (A) پہلی (B) دوسری (C) تیسری (D) چوتھی

12- پاکستان نے اپنا پہلا کرکٹ ٹیسٹ میچ کھیلا: (A) 16 اکتوبر 1952ء کو (B) 16 اکتوبر 1956ء کو (C) 16 اکتوبر 1948ء کو (D) 16 اکتوبر 1958ء کو

13- پاکستان نے پہلا کرکٹ ورلڈ کپ جیتا: (A) 1952ء میں (B) 1982ء میں (C) 1992ء میں (D) 1997ء میں

14- پہلے کرکٹ ورلڈ کپ ٹورنامنٹ کا انعقاد ہوا: (A) 1956ء میں (B) 1970ء میں (C) 1992ء میں (D) 1975ء میں

15- 1992ء کے کرکٹ ورلڈ کپ میں پاکستان کی قیادت کر رہے تھے: (A) مشتاق احمد (B) عمران خان (C) وسیم اکرم (D) انضمام الحق

16- جہانگیر خان کا تعلق کس کھیل سے تھا؟ (FSD. GI, 2023) (A) بیڈمنٹن (B) سکواش (C) ہاکی (D) فٹ بال

17- محمد یوسف کا تعلق کس کھیل سے تھا؟ (LHR. GI, 2023) (A) سنوکر (B) ہاکی (C) فٹ بال (D) بیڈمنٹن

18- پاکستان فٹ بال فیڈریشن کی بنیاد رکھی گئی: (A) 1947ء میں (B) 1948ء میں (C) 1949ء میں (D) 1950ء میں

19- قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ پہلے سرپرست اعلیٰ بنے: (A) اسنوکر کے (B) فٹ بال کے (C) کرکٹ کے (D) سکواش کے

20- جیو سپر فٹ بال لیگ شروع ہوئی: (A) 2005ء میں (B) 2006ء میں (C) 2007ء میں (D) 2008ء میں

21- اعصام الحق قریشی کھلاڑی ہے: (A) اسنوکر کا (B) کرکٹ کا (C) فٹ بال کا (D) لان ٹینس کا

22- "چوگان" کا دوسرا نام ہے: (A) ملاکھڑا (B) پولو (C) ٹینس (D) اسنوکر

23- پولو ٹورنامنٹ کھیلا جا رہا ہے: (A) 2000ء سے (B) 2001ء سے (C) 2002ء سے (D) 2003ء سے

24- پولو ٹورنامنٹ ہر سال ہوتا ہے: (A) مئی میں (B) جون میں (C) جولائی میں (D) اگست میں

25- پاکستان میں باسکٹ بال کا آغاز ہوا: (A) 1956ء میں (B) 1960ء میں (C) 1971ء میں (D) 1976ء میں

26- کبڈی کا پہلا ورلڈ کپ ہوا: (A) 2000ء میں (B) 2005ء میں (C) 2010ء میں (D) 2015ء میں

27- کبڈی کا پہلا ورلڈ کپ جیتا: (A) پاکستان نے (B) بھارت نے (C) ایران نے (D) امریکا نے

28- کِکلی کس صوبے کی لڑکیوں کا مقبول ناچ ہے؟ (A) پنجاب (B) سندھ (C) بلوچستان (D) خیبر پختونخوا

29- ملاکھڑا کس صوبے کی مقبول کشتی ہے؟ (A) پنجاب (B) سندھ (C) خیبر پختونخوا (D) بلوچستان

30- بھولو پہلوان کو تمغائے امتیاز ملا: (A) 1960ء میں (B) 1962ء میں (C) 1965ء میں (D) 1964ء میں

31- ہرن مینار واقع ہے: (A) لاہور میں (B) فیصل آباد میں (C) شیخوپورہ میں (D) اسلام آباد میں

32- قلعہ روہتاس واقع ہے: (A) جہلم میں (B) پشاور میں (C) شیخوپورہ میں (D) گجرات میں

33- کٹاس راج مندر واقع ہے: (MLN. GI. 2024) (A) پشاور میں (B) جہلم میں (C) چکوال میں (D) شیخوپورہ میں

34- مسجد مہابت خاں واقع ہے: (A) پشاور میں (B) لاہور میں (C) ٹھٹھہ میں (D) جام شورو میں

35- پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا قیام عمل میں آیا: (A) 1970ء میں (B) 1971ء میں (C) 1972ء میں (D) 1973ء میں

36- پاکستان میں تباہ کن زلزلہ آیا: (A) 2001ء میں (B) 2003ء میں (C) 2004ء میں (D) 2005ء میں

37- PTDC کے ذیلی ادارے ہیں: (A) دو (B) چار (C) چھے (D) آٹھ

38- بنجوسہ جھیل واقع ہے: (A) سندھ میں (B) خیبر پختونخوا میں (C) کشمیر میں (D) گلگت میں

39- ہرن مینار کہاں ہے؟ (LHR. GI. 2023) (A) ملتان (B) لاہور (C) پشاور (D) شیخوپورہ

جوابات

A -10	C -9	B -8	C -7	B -6	D -5	A -4	D -3	C -2	B -1
C -20	B -19	A -18	A -17	B -16	B -15	D -14	C -13	A -12	B -11
B -30	B -29	A -28	B -27	C -26	B -25	C -24	A -23	B -22	D -21
	D -39	C -38	B -37	D -36	C -35	A -34	C -33	A -32	C -31

اضافی مختصر جوابی سوالات

1- کھیل سے کیا مراد ہے؟ (RWP. GI. 2024)

جواب: کھیل سے مراد ایسا کام کرنا جس سے انسان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما ہو، مثلاً ہاکی، کرکٹ، سکواش، اسنوکر وغیرہ۔

2- انسانی زندگی میں کھیلوں کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: کھیل انسانی زندگی میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ کھیل سے ہمیں انفرادی بلکہ اجتماعی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ کھیل انسان میں قوت حافظہ، برداشت، طاقت اور جسمانی اعضا کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

3- کھیلوں کی اہمیت کے بارے میں کوئی مشہور مقولہ لکھیں۔

جواب: کھیلوں کی اہمیت کے بارے میں مشہور مقولہ ہے: جس ملک میں کھیل کے میدان آباد ہوں گے تو اُن کے ہسپتال ویران ہوں گے اور کھیل کے میدان ویران ہوں گے تو اس ملک کے ہسپتال آباد ہوں گے۔

4- کھیلوں کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب: کھیل انسان میں پھرتی، چستی، لچک اور ایسی قائدانہ صلاحیت پیدا کرتے ہیں جو کسی اور جگہ نہیں مل سکتیں۔ کھیل انفرادی فوائد کے ساتھ ساتھ اجتماعی فوائد کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کھیل انسان میں قوت برداشت، حافظہ، طاقت اور جسمانی اعضا کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

5- تعلیمی اداروں میں کھیلوں کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: زمانہ قدیم سے ہی تعلیمی اداروں میں مختلف قسم کے کھیل اور صحت مندانہ سرگرمیاں کروائی جاتی رہی ہیں تاکہ بچوں کو صحت مند بنا کر مطلوبہ اہداف کا حصول ممکن بنایا جائے۔ تحقیق سے یہ بات واضح ہے کہ صحت مند بچے ہی تعلیمی میدان میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اس لیے نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ جسمانی تعلیم اور کھیلوں پر زور دینے کی ضرورت ہے۔

6- ابتدائی کلاسوں میں کھیل کی سرگرمیوں کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: ابتدائی یا ایلیمنٹری کلاسوں میں کھیل کی سرگرمیوں کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ لکھنے پڑھنے جیسے خشک کام سے ان کی طبیعت جلداُ کتا جاتی ہے، اس لیے چھوٹے بچوں کو کھیل کھیل میں تعلیم دینے سے مدرسے کے مختلف کاموں میں کھیل کا اسپرٹ پیدا کرنے پر غیر معمولی زور دینا وقت کی ضرورت ہے۔

7- بچوں کو ایلیمنٹری کلاسوں میں کیسے موثر تدریس کروائی چاہیے؟

جواب: چھوٹے بچوں کو کھیل کے ذریعے سے تدریس کروائی جانی چاہیے تاکہ وہ کھیل ہی کھیل میں سیکھ سکیں اور اس سے نہ صرف لطف اندوز ہوں بلکہ موثر تدریس بھی ہو سکے۔ چھوٹے بچوں کے لیے ہر سبق کے حوالے سے کھیل پر مبنی کوئی نہ کوئی سرگرمی ڈیزائن کی جائے جس میں وہ مکمل طور پر تن دہی سے حصہ لیں اور اس کے نتیجے میں کچھ نہ کچھ سیکھ سکیں۔

8- ہائر کلاسوں میں طلبہ کو اگر کھیل کود کے مواقع نہ فراہم کیے جائیں تو کیا ہوتا ہے؟

جواب: ہائر کلاسوں میں بھی جسمانی تعلیم اور کھیلوں کو خاص اہمیت حاصل ہے کیوں کہ بڑی کلاسز میں طلبہ کو صحت مند رکھنا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر انھیں کھیلوں میں مشغول رکھ کر اور مقابلے کی فضا پیدا کر کے اُن کی طاقت کو مثبت رُخ نہ دیا جائے تو وہ بے راہ روی کا شکار ہو کر اپنی صلاحیتوں کو برباد کر سکتے ہیں۔

9- بڑی کلاسز میں کون کون سے کھیل کھیلے جاتے ہیں؟

جواب: بڑی کلاسز کے کھیلوں میں فٹ بال، ہاکی، کرکٹ، باسکٹ بال بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور اتھلیٹکس وغیرہ شامل ہیں۔

10- کھیلوں کے جسمانی فوائد تحریر کریں۔ (FSD. GII, MLN. GI, SWL. GI, 2023) (FSD. GI, MLN. GI & II, SGD. GI, 2024)

جواب: کھیلوں میں جسمانی مشقت کی ضرورت پیش آتی ہے جس سے سانس کی آمد و رفت کے دوران خون، نظام انہضام اور اخراج میں باقاعدگی رہتی ہے۔ اعصاب اور عضلات پر کنٹرول حاصل ہوتا ہے اور اعضا اپنی اپنی جگہ ٹھیک کام کرتے ہیں۔

11- کھیلوں کے ذہنی فوائد تحریر کریں۔

جواب: کھیلوں میں بچوں کو مختلف حالات اور ہم عمر ساتھیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان سب سے نمٹنے کے لیے اُنھیں سوچنے، سمجھنے اور بروقت فیصلہ اور اقدام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح اُن کی فہم و فراست اور قوت فیصلہ بڑھتی ہے، جس سے اُن کے تجربات اور مشاہدات میں اضافہ ہوتا ہے۔

12- کھیلوں کے جذباتی فوائد تحریر کریں۔

جواب: کھیلوں کے بچوں پر جذباتی اثرات بھی ہوتے ہیں اور اس سے ان کی زندگی میں مثبت تبدیلی آتی ہیں۔ بچہ جب کھیلتا ہے تو اُسے زبانی یا اشاروں کی مدد سے دوسروں کے ساتھ رابطہ رکھنا پڑتا ہے۔ اس طرح کرنے سے اسے دوسروں کی سوچ کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جب کھیل میں بچوں کے درمیان اختلاف پیدا ہوتا ہے تو دوسروں کے نقطہ نظر کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

13- کھیلوں کے معاشرتی فوائد بیان کریں۔

جواب: کھیلوں کی وجہ سے بچہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تعاون، ہمدردی، قاعدوں ضابطوں کی پابندی، مقابلہ و مسابقت میں میانہ روی، اطاعت و قیادت، دھاندلیوں کا مقابلہ اور اپنی باری کا انتظار کرنے کی تربیت حاصل کرتا ہے، جس سے اس کی معاشرتی تربیت ہوتی ہے۔

14- بچوں کے لیے کھیلوں کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: کھیل بچے کی معاشرتی تربیت کرتے ہیں۔ بچہ ہم جولیوں کا پاس ولحاظ کرنا، لاقانونیت کی حد تک بڑھتی ہوئی آزادی کو دوسروں کی خاطر محدود کرنا اور اپنی خواہشات اور ذاتی دل چسپیوں کو اجتماعی مفاد پر قربان کرنا بھی وہ منظم کھیلوں کے ذریعے سے سیکھتے ہیں۔

15- ڈرامائی کھیل کھیلنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: ڈرامائی کھیل کھیلتے ہوئے بچہ کوئی کردار ادا کرتا ہے تو وہ اُس کے مطابق خود کو ڈھالتا ہے اور بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ کھیل کھیلتے ہوئے بچہ لفظوں، آوازوں اور جملوں کی مشق کرتا ہے تو کھیل ہی میں گرامر سیکھتا ہے۔ اس طرح سے زبان دانی کی صلاحیت کو جلا ملتی ہے اور اپنی بات کو موثر طریقے سے دوسروں تک پہنچانے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔

16- کھیلوں کے دو/چار فوائد تحریر کریں۔ (BWP. GII, 2023) (GRW. GI & II, 2024)

جواب: (i) کھیلوں سے بچوں کی افزائش اچھی ہوتی ہے۔ (ii) کھیلوں سے بیماریوں سے چھٹکارا ملتا ہے۔

(iii) کھیل بچوں کو مثبت سرگرمیوں میں مشغول رکھتے ہیں جس سے وہ زمانے کی الجھنوں اور پریشانیوں سے دور رہتے ہیں۔

(iv) ان کو زندگی میں آگے بڑھنے اور زندگی کا مقصد نظر آنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ اس کو حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کرتے ہیں۔

17- ہاکی ورلڈ ٹائٹل کھیلنے کا خیال سب سے پہلے کب اور کسے آیا؟

جواب: ہاکی ورلڈ ٹائٹل کھیلنے کا خیال سب سے پہلے ساٹھ کے عشرے میں مشہور رائٹر ''پیٹرک رولی'' کے ذہن میں آیا تھا جو فیڈریشن آف انٹرنیشنل ہاکی (FIH) کی جانب سے شائع ہونے والے میگزین ورلڈ ہاکی کے پہلے ایڈیٹر تھے۔

18- ائیر مارشل (ریٹائرڈ) نور خاں کا پاکستان میں ہاکی کے عالمی مقابلے منعقد کروانے کے حوالے سے کردار تحریر کریں۔

جواب: ائیر مارشل (ریٹائرڈ) نور خاں ساٹھ کے عشرے میں پاکستان ہاکی فیڈریشن کے صدر تھے۔ اُنھوں نے 1969ء میں لاہور میں منعقد قومی ہاکی ٹورنامنٹ کے اختتام پر فیڈریشن آف انٹرنیشنل ہاکی (FIH) کے اس وقت کے صدر رینی فرینک کو نہ صرف ورلڈ کپ کی متوقع ٹرافی پیش کی بلکہ ہاکی کے عالمی مقابلے کے لیے پاکستان میں انعقاد کی صورت میں شریک ٹیموں کے ہوائی ٹکٹ اور دیگر اخراجات بھی ادا کرنے کی پیشکش کی۔

19- پہلا عالمی ہاکی کپ کب اور کہاں ہوا؟

جواب: پہلا عالمی ہاکی کپ 1971ء میں سپین کے شہر بارسلونا میں ہوا۔

20- ہاکی کا پہلا ورلڈ کپ کس نے جیتا اور کن ممالک کو شکست دی؟

جواب: ہاکی کا پہلا ورلڈ کپ پاکستان نے جیتا۔ پاکستان نے سیمی فائنل میں بھارت اور فائنل میں سپین کو شکست دی۔

پاکستان نے کتنی مرتبہ کرکٹ اور ہاکی کے ورلڈ کپ جیتے ہیں؟ **(GRW. GI, 2023)**

جواب: پاکستان نے کرکٹ کا ورلڈ کپ ایک مرتبہ اور ہاکی کا ورلڈ کپ چار مرتبہ جیت چکا ہے۔ **پاکستان T-20 ورلڈ کپ کرکٹ بھی ایک مرتبہ جیت چکا ہے۔**

21- پاکستان نے کون سے ہاکی ورلڈ کپ کی میزبانی کی اور یہ کس شہر میں منعقد ہوا؟

جواب: پاکستان نے پہلی مرتبہ ہاکی ورلڈ کپ کی میزبانی 1990ء میں کی جو لاہور میں منعقد ہوا۔

22- ہاکی کا ورلڈ کپ کتنے سال بعد منعقد ہوتا ہے اور پاکستان کتنی مرتبہ ورلڈ کپ جیت چکا ہے؟

جواب: ہاکی کا ورلڈ کپ ہر چار سال بعد دُنیا کے مختلف ممالک میں منعقد ہوتا ہے اور پاکستان چار مرتبہ ہاکی کا ورلڈ کپ جیت چکا ہے۔

23- جدید اولمپکس کا آغاز کب ہوا اور پاکستان کتنی مرتبہ اولمپک ہاکی چیمپئن بن چکا ہے؟

جواب: جدید اولمپکس کا آغاز 1896ء میں یونان سے ہوا۔ پاکستان تین مرتبہ اولمپک ہاکی چیمپئن بن چکا ہے۔

24- ہاکی ورلڈ کپ میں پاکستان کی کارکردگی کے بارے میں چار نکات لکھیں۔

جواب: (i) 1972ء کے میونخ (جرمنی) اولمپکس میں پاکستان نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

(ii) 1976ء کے مانٹریال (کینیڈا) اولمپکس میں پہلی بار ہاکی کے میچ قدرتی گھاس کی بجائے آسٹروٹرف (مصنوعی گھاس) پر کھیلے گئے۔ **قومی ٹیم نے** اس بار تیسری پوزیشن لیتے ہوئے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔

(iii) 1984ء میں اولمپکس لاس اینجلس (امریکا) میں کھیلے گئے جو ایک مرتبہ پھر پاکستانی ٹیم کے لیے خوش خبری لائے۔ **منظور جونیئر کی کپتانی میں قومی** ہاکی ٹیم نے تیسری بار اولمپک چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

(iv) 1992ء میں بارسلونا (سپین) اولمپکس میں ٹیم نے شہباز احمد کی قیادت میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

25- پاکستان میں ہاکی کی موجودہ صورتِ حال تحریر کریں۔ **(RWP. GI, 2024)**

جواب: موجودہ دور میں پاکستان ہاکی زوال کا شکار ہے۔ قومی ہاکی ٹیم کی کارکردگی انتہائی مایوس کن ہے۔ **افسوس ناک امر یہ ہے کہ ہاکی کے اس سیاہ دور میں ہر** سابق کھلاڑی فیڈریشن پر تنقید کو اپنا حق سمجھتا ہے لیکن جب کوئی عہدہ مل جائے تو سب اچھا ہے کا راگ الاپتے ہیں۔ **قومی کھیل کے حقیقی مسائل کا حل تلاش** کرنے کے لیے عملی کوششیں کہیں نظر نہیں آتیں۔ برسوں سے الفاظ کا گورکھ دھندا چل رہا ہے اور غیر متحرک پاکستان ہاکی ایک ہی مقام پر کھڑی ہے۔

26- اِن ڈور کھیل کون کون سے ہیں؟ **(LHR. GII, 2023)**

جواب: اِن ڈور کھیل سے مراد وہ کھیل ہیں جو کہ ایک چھت تلے کھیلے جاتے ہیں۔ ان میں ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن اور باسکٹ بال شامل ہیں۔ **ان کھیلوں کا انعقاد ایسی** گراؤنڈ میں ہوتا ہے جہاں گراؤنڈ سیمنٹ کا بنا ہوتا ہے اور چھت ایک خاص اُونچائی کی رکھی جاتی ہے تاکہ بال چھت سے نہ ٹکرائے **اور کھیل میں اثر انداز** نہ ہو۔ یہ کھیل لڑکے اور لڑکیوں دونوں میں یکساں مقبول ہیں۔

27- پاکستان نے اپنا پہلا کرکٹ ٹیسٹ میچ کب اور کس کے خلاف کھیلا؟

جواب: پاکستان نے اپنا پہلا کرکٹ ٹیسٹ میچ اکتوبر 1952ء میں بھارت کے خلاف دہلی میں کھیلا۔

-28 پاکستان کے چار مایہ ناز گیند بازوں کے نام تحریر کریں۔
جواب: (i) فضل محمود (ii) سرفراز نواز (iii) عمران خان (iv) عبدالقادر

-29 خواتین کرکٹ ٹیم کی دو نامور کھلاڑیوں کے نام تحریر کریں۔
جواب: (i) ثنا میر (ii) بسمہ

-30 پاکستان میں کرکٹ کی انتظامیہ کے بارے میں مختصراً بتائیں۔
جواب: پاکستان میں ہر قسم کی فرسٹ کلاس کرکٹ، ٹیسٹ، ایک روزہ، ٹی ٹونٹی اور خواتین کی کرکٹ وغیرہ پاکستان کرکٹ بورڈ کے ذمہ ہے۔ یہ بورڈ وزیراعظم پاکستان کی زیرنگرانی کام کرتا ہے۔

-31 کرکٹ ورلڈکپ کی تاریخ میں پاکستان کی کارکردگی تحریر کریں۔
جواب: (i) 1975ء میں پہلی مرتبہ انگلینڈ میں ورلڈکپ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا جس میں قومی ٹیم پہلے ہی مرحلے میں باہر ہوگئی۔
(ii) 1979ء سے 1987ء تک کے ورلڈکپ مقابلوں میں شاہینوں نے مسلسل سیمی فائنل کے لیے کوالیفائی کیا۔

-32 پہلا کرکٹ ورلڈکپ کب اور کہاں کھیلا گیا؟
جواب: پہلا کرکٹ ورلڈکپ 1975ء میں انگلینڈ میں کھیلا گیا۔

-33 گندھارا تہذیب کہاں تک پھیلی ہوئی ہے؟ (LHR. GII, 2023) (BWP. GII, 2024)
جواب: گندھارا تہذیب پشاور، ٹیکسلا، بگرام، لغمان، سوات، دیر اور چارسدہ تک پھیلی ہوئی ہے۔

-34 پاکستان کرکٹ ٹیم کی کامیابیوں کا حال بیان کریں۔
جواب: پاکستان کی کرکٹ ٹیم ایک روزہ ورلڈکپ جیتنے کے علاوہ ایک مرتبہ ٹی ٹونٹی ورلڈکپ ایک مرتبہ چیمپئنز ٹرافی بھی جیت چکی ہیں۔

-35 سکواش پر مختصر انوٹ لکھیں۔
جواب: سکواش دو کھلاڑیوں کے مابین بند کمرے میں کھیلا جانے والا کھیل ہے۔ اس کے لیے کورٹ کی سطح ہلکی ڈھلوان دار ہوتی ہے، اس لیے فٹنس کے لحاظ سے اس کا دنیا کے مشکل کھیلوں میں شمار ہوتا ہے۔

-36 پاکستان کے سکواش کے دو مایہ ناز کھلاڑیوں کے نام لکھیں۔ (FSD. GII, 2024)
جواب: (i) جہانگیر خان (ii) جان شیر خان

-37 پاکستان نے کتنے برٹش اوپن چیمپئن پیدا کیے؟
جواب: پاکستان نے سات برٹش اوپن چیمپئن پیدا کیے۔ مردوں کے ان مقابلوں میں پاکستان نے تیس سال تک یہ اعزاز اپنے پاس رکھا۔

-38 سکواش کے کھلاڑی جہانگیر نے سکواش کی بحالی کے متعلق کیا کہا؟
جواب: سکواش کے کھلاڑی جہانگیر نے کہا تھا: ہمیں صورت حال بدلنے کے لیے بہت کچھ کرنا ہوگا، اس میں فنڈز کے ساتھ ساتھ بہترین تنظیمی ڈھانچے کی بھی ضرورت ہے اور ہمارے پاس ایک منصوبہ ہے جس کے ذریعے ملک میں کھیل کی بحالی کا امکان ہے۔

-39 اسنوکر میں حیرت انگیز نتیجہ کب سامنے آیا؟
جواب: اسنوکر میں ایک حیرت انگیز نتیجہ 1994ء میں سامنے آیا جب پاکستان کے محمد یوسف نے آئس لینڈ کے جونسن کو 9 کے مقابلے میں 11 فریمز سے شکست دے کر جوہانسبرگ (جنوبی افریقہ) میں منعقد ہونے والی آئی بی ایس ایف ورلڈ اسنوکر چیمپئن شپ جیت لی۔

-40 اسنوکر کی گم نام پس منظر والی جانی پہچانی شخصیت کون تھی؟
جواب: اسنوکر کی گم نام پس منظر والی جانی پہچانی شخصیت محمد یوسف اور بلیرڈ برادری میں جانی پہچانی شخصیت تھی اور ان کی تاریخی کامیابی نے اسنوکر کو مقامی عوام میں مقبول کرایا اور اسپانسر شپ ڈیلز کے راستے کھول دیے۔

-41 پاکستان میں اسنوکر کی ترقی کے لیے کون سا ادارہ موجود ہے؟ (SWL. GII, 2024)
جواب: پاکستان میں سنوکر کی ترقی کے لیے ''پاکستان بلیرڈ اینڈ اسنوکر ایسوسی ایشن'' کا ادارہ موجود ہے۔

-42 فٹ بال کھیل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
جواب: فٹ بال جسے امریکا میں سوکر (Soccer) کے نام سے جانا جاتا ہے، ایک گیند کا کھیل ہے۔ اس کھیل میں گیارہ، گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیمیں ایک کروی شکل کے گیند کے ساتھ کھیلتی ہیں۔ یہ دنیا کا مقبول ترین کھیل ہے۔

-43 پاکستان فٹ بال فیڈریشن کی بنیاد کب رکھی گئی اور پہلے سرپرست کون تھے؟ (FSD. GII. 2023) (RWP. GII. 2024)

جواب: پاکستان فٹ بال فیڈریشن کی بنیاد 5 ستمبر 1947ء کو رکھی گئی۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ اس کے پہلے سرپرست اعلیٰ تھے۔

-44 لان ٹینس کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: لان ٹینس کسی سبزہ زار یا سیمنٹ سے تیار کردہ میدان جس کی لمبائی 78 فٹ اور چوڑائی 27 فٹ ہو، میں کھیلا جاتا ہے۔

-45 لان ٹینس میں پاکستانی کھلاڑی کا نام تحریر کریں۔

جواب: اعصام الحق قریشی ایک پاکستانی پیشہ ور ٹینس کھلاڑی ہیں۔ وہ ایک گرینڈ سلام کے فائنل تک پہنچنے والے واحد پاکستانی ٹینس کھلاڑی ہیں۔

-46 انگلستان میں پولو کا آغاز کب ہوا اور پاکستان میں پولو کہاں کھیلا جاتا ہے؟

جواب: انگلستان میں پولو کا آغاز 1061ء میں ہوا۔ پاکستان میں یہ کھیل شمالی علاقوں اور چترال میں بہت شوق سے کھیلا جاتا ہے۔

-47 شندور پولو ٹورنامنٹ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (BWP. GII. 2023)

جواب: پاکستان کے ضلع چترال کے علاقہ شندور میں ہر سال جولائی میں شندور پولو ٹورنامنٹ 2000 سال سے کھیلا جارہا ہے۔ اس کھیل کو فری اسٹائل پولو کہا جاتا ہے جو کہ چترال اور گلگت کی ٹیموں کے درمیان کھیلا جاتا ہے۔ اس کھیل کو دیکھنے کے لیے دنیا بھر سے سیاح چترال کا رخ کرتے ہیں۔

-48 پاکستان کے چار دیسی کھیلوں کے نام لکھیں۔ (BWP. GI. 2024)

جواب: پاکستان کے چار دیسی کھیل: (i) کبڈی (ii) ملاکھڑا (iii) ککلی (iv) کشتی یا پہلوانی

-49 کبڈی کا کھیل پاکستان کے علاوہ کن ممالک میں کھیلا جاتا ہے؟

جواب: کبڈی کا کھیل پاکستان کے علاوہ بھارت، کینیڈا، امریکا، ایران، انگلینڈ اور سری لنکا وغیرہ میں کھیلا جاتا ہے۔

-50 ککلی کیسا کھیل ہے؟

جواب: ککلی لڑکیوں کا ایک مقبول ناچ ہے۔ اس میں دو یا چار ہم جولی ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہاتھ پکڑتی ہیں، بازو لمبے کر کے قدرے پیچھے کو جھکتی ہیں۔ پیروں کو ایک دوسرے کے قریب رکھا جاتا ہے اور جھٹکے لگاتے ہوئے تیزی سے چکر کاٹے جاتے ہیں۔

-51 ملاکھڑا کھیل کیسے کھیلا جاتا ہے؟

جواب: ملاکھڑا ایک مقبول عوامی سندھی کشتی ہے جو جاپانی سوموکشتی کی طرح کھڑے کھڑے حریف کو گرا کر چت کرنے کی کوشش پر مشتمل ہوتی ہے۔ ملاکھڑائی پہلوان سندھ بھر میں میلوں ٹھیلوں میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور داد پاتے ہیں۔

-52 پاکستان میں پہلوانی / کشتی کے زوال کا سبب تحریر کریں۔

جواب: غربت اور حکومتی سرپرستی نہ ہونے کے باعث پاکستانی پہلوانوں کا شاندار ماضی اب صرف ایک یاد بنتا جارہا ہے۔

-53 گلی ڈنڈا کیسے کھیلا جاتا ہے؟

جواب: گلی ڈنڈا کرکٹ سے ملتا جلتا کھیل ہے جو دیہات میں عموماً لڑکے کھیلتے ہیں۔ پہلے ایک ٹیم ڈنڈے سے گلی کو ضرب لگاتی ہے اور دوسری ٹیم فیلڈنگ کرتی ہے پھر اپنی باری پر پہلی ٹیم فیلڈنگ کرتی ہے اور دوسری ٹیم کھیلتی ہے۔

-54 میخ اکھاڑنا کیسے کھیلا جاتا ہے؟

جواب: میخ اکھاڑنا بھی ہمارا روایتی ثقافتی کھیل ہے، جس میں گھوڑے پر سوار شخص تیز رفتاری سے گھوڑا دوڑاتا ہے اور اپنے نیزے سے زمین میں گاڑی ہوئی میخ کو اکھاڑتا ہے۔

-55 پاکستان ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن (PTDC) کے چار ذیلی اداروں کے نام لکھیں۔

جواب: (i) ہوٹلز (ii) موٹلز (iii) ٹورسٹ انفارمیشن سنٹر (iv) پاکستان ٹورز لمیٹڈ

-56 پاکستان کے چار تاریخی مقامات کے نام لکھیں۔

جواب: (i) شاہی قلعہ (ii) بادشاہی مسجد (iii) شالامار باغ (iv) قلعہ روہتاس

-57 پہلوانی میں کس کس نے نام کمایا؟ (LHR. GII. 2023)

جواب: پہلوانی کا سفر برصغیر میں محمد عظیم عرف گاما پہلوان سے شروع ہو کر امام بخش اور منظور احمد عرف بھولو پہلوان تک جا کر ختم ہوتا ہے۔ بھولو پہلوان جو کہ امام بخش کے سب سے بڑے بیٹے تھے انہوں نے 1949ء میں منعقد ہونے والے دنگل میں یونس پہلوان کو شکست دے کر رستم پاکستان کا ٹائٹل اپنے نام کیا۔ 1960ء میں انہوں نے برطانیہ میں مختلف پہلوانوں کو مات دی اور 1962ء کو حکومت پاکستان کی طرف سے تمغۂ امتیاز سے نوازا گیا، اسی خاندان کے چشم و چراغ جھارا پہلوان نے بھی کشتی میں خوب نام کمایا۔